ضروری اور فرض ہے۔ پس بچوں کی حفاظت و نگہداشت کی ترکیب یہ ہے کہ اُسے ادب سکھلائے۔ مہذب بنائے اچھے اخلاق کی تعلیم دے۔ بری صحبتوں اور برے ساتھیوں سے اُسے دور رکھے۔ ناز و نعمت کا عادی نہ بنائے زیب و زینت آرائش و زیبائش کی چیزوں سے اُسے مانوس نہ ہونے دے ورنہ وہ بڑا ہو کر اپنی زندگی انھیں چیزوں کی تلاش میں ضائع کر دیگا۔ بلکہ والدین پر لازم ہے کہ شروع ہی سے اس کی پوری طرح حفاظت کریں۔ اگر دودھ پلانے کیلئے دایہ کی ضرورت ہو تو ہمیشہ دیندار اور نیک عورت کو تلاش کرو۔ اور اسی کو دایہ بناؤ۔ بدعمل اور فاسق عورت جو حرام غذاؤں سے دودھ پیدا کرتی ہو ہرگز انا بنانے کے لائق نہیں کیونکہ اس کے دودھ میں برکت نہیں ہوتی پس اگر وہ اسی دودھ سے نشوونما پائیگا تو گویا اس کی خمیر میں خباثت داخل ہو جائیگی اور پھر وہ طبعی طور پر انھیں خبیث اور بری چیزوں کی طرف مائل ہوگا جو اس کے اخلاق و عادات کو بگاڑنیوالی اور فطرت انسانی کو خراب کرنے والی ہیں۔

(باقی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق

(از مولوی محمد داؤد صاحب نالدہی متعلم رحمانیہ)

(۲)

زہد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی یَارَبِّ اَجُوْعُ یَوْمًا وَاَشْبَعُ یَوْمًا فَاَمَّا الْیَوْمَ الَّذِیْ اَجُوْعُ فِیْہِ فَاَتَضَرَّعُ اِلَیْکَ وَاَدْعُوْکَ وَاَمَّا الْیَوْمَ الَّذِیْ اَشْبَعُ فِیْہِ فَاَحْمَدُکَ وَاُثْنِیْ عَلَیْکَ الٰہی ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھاؤں جس دن بھوک میں رہوں تیرے سامنے گڑگڑایا کروں تجھ سے مانگا کروں اور جس دن کھاؤں تیری حمد و ثنا کیا کروں، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک ایک مہینہ برابر ہمارے چولھے میں آگ روشن نہ ہوتی حضرت کا کنبہ پانی اور کھجور پر گزران کرتا۔ بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آکر تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی کبھی نہیں کھائی۔ بخاری میں دوسری حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو اس وقت آنحضرت کی زرہ ایک یہودی کے پاس جو کے عوض میں رہن تھی۔ سردار دو جہاں دعا فرماتے ہیں کہ خدا آلِ محمدؐ کو اتنا دے جتنا پیٹ میں ڈال لیں، عزیزانِ ملت یاد رکھنا چاہیے کہ زہد کی یہ تمام صورتیں اختیاری تھیں لاچاری کچھ نہ تھی، اور اس زہد سے مقصود یہ نہ تھا کہ کسی حلال شے کے استعمال یا انتفاع میں کوئی روک پیدا کریں، ایسے خیال سے صرف ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کا استعمال چھوڑ دیا تھا اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ ایک بیوی نے شہد کی بو کو اپنی طبع کے خلاف بتایا تھا اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ

یہاں تک کھینچ نہیں کرنی چاہیے ارشاد ربانی ہے یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ (یعنی اے نبی اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو (اپنے اوپر) کیوں حرام کرتے ہو؟ بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو۔ عورتوں کی اعانت اور ان کی آسائش کا خیال۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایک سفر میں ساتھ تھیں اور وہ تمام جسم کو چادر سے ڈھانپ کر اونٹ کی پچھلی نشست پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا کرتی تھیں جب وہ اونٹ پر سوار ہونے لگیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا گھٹنا آگے بڑھا دیتے حضرت صفیہ اپنا پاؤں آنحضرتؐ کے گھٹنے پر رکھکر اونٹ پر چڑھ جایا کرتیں۔ صحیح بخاری میں انسؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ناقہ کا پاؤں پھسلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہؓ دونوں گر پڑے ابو طلحہ دوڑے دوڑے رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوئے آنحضور صلعم نے فرمایا عَلَیْكَ بِالْمَرْأَةِ اے ابو طلحہ پہلے عورت کی خبر لو۔ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں اونٹوں کے کجاووں میں عورتیں سوار تھیں ساربان جو اونٹوں کی مہار پکڑے جاتا تھا حُدی خوانی کرنے لگا (حُدی ایسی آواز سے شعر پڑھنے کو کہتے ہیں کہ جس سے اونٹ تیز چلنے لگتے ہیں) آنحضورؐ نے فرمایا "دیکھ شیشوں کو توڑ پھوڑ نہ دینا" اس ارشاد میں عورتوں کو کانچ کی چیزوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی ہے، لطافت و نزاکت کے علاوہ وجہ تشبیہ عورتوں کا ضعف خلقت بھی ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ آرام و آسائش کی مستحق ہیں۔

(حیوانات سے ہمدردی کا حکم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کہیں جا رہا تھا راستے میں اُسے سخت پیاس لگی، کنواں ملا، کنوئیں کے اندر اتر کر اُس نے پانی پیا جب باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا زبان باہر نکالے پیاس کے مارے نمناک زمین کو چاٹ رہا ہے اس نے سوچا کہ کتے کو بھی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر لایا اور کتے کو پلایا خدا نے اس کے عمل کو قبول فرما کر اس شخص کو بخشدیا صحابہ کرام نے یہ سنکر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حیوانات میں بھی اجر ملیگا؟ آنحضورؐ نے فرمایا ہر جاندار (کی خدمت) میں جس کے کلیجہ میں تری ہے۔ اللہ نے تمہارے لئے اجر رکھا ہے۔

(حلم اور مروت) کسی کی بات اگر حضور انورؐ کے خلاف مزاج یا ناگوار ہوتی تو اس پر کبھی آنحضورؐ نے غصہ کا اظہار نہیں فرمایا، غصہ اسوقت آتا تھا جب کوئی دین کے حکم کی مخالفت کرتا تھا۔ کسی کے روبرو ملامت نہ فرماتے جب کوئی بات خلاف مزاج ہوتی تو فرماتے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسے کام کرتے ہیں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں حضور پر نور کی خدمت میں دس برس تک رہا لیکن حضور انورؐ نے اُف تک مجھکو نہیں فرمایا اور نہ یہ فرمایا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا اس مدت میں میں نے حضور پر نور کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی حضور انورؐ نے میری فرمائی ایک مرتبہ ایک بدو نے حضور انور کی چادر پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر اس کا نشان پڑ گیا بغیر ناگواری کے آنحضور صلعم اس کی طرف مڑ گئے اُس نے کہا اے محمدؐ جو مال خدا نے تمکو دیا ہے اس میں سے مجھے بھی دو تم اپنا یا اپنے باپ کا مال مجھے نہیں دیتے ہو آنحضور صلعم یہ سنکر مسکرائے اور ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر